اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۸۹ء میں مشرقی یورپ کی سیاسی تبدیلیوں اور ۱۹۹۰ء میں سابق سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ نے یہ تأثر پیدا کیا کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد جنم لینے والی "سرد جنگ" کا خاتمہ ہوگیا ہے، حالانکہ "سرد جنگ" اُس وقت ختم ہوگئی تھی جب دو بڑی طاقتیں جرمنی اور مشرقی یورپ کی تقسیم پر رضامند ہوگئی تھیں اور دونوں نے دُنیا کو اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر میں تقسیم کرلیا تھا، مگر ان طاقتوں نے دُنیا کے لیے جو انتظامات تجویز کیے تھے، اُن کی خواہش کے برعکس وہ قائم نہ رہ سکے۔ مشرقی یورپ اور سابق سوویت یونین میں "قوم پرستی" نے سارے انتظامات اتھل پتھل کر دیے۔ سابق سوویت یونین کی آئیڈیالوجی میں مذہب ایک ترقی دشمن ادارہ تھا، جب کہ شہری آزادیوں کے علمبردار مذہب کو ذاتی زندگی کے چند مراسم تک محدود کر دینا چاہتے تھے۔ ایک طرف ریاستی جبر اور دوسری طرف تعیّشات کی فراوانی سے ایک ہی مقصد کے حصول کی کوششیں جاری تھیں۔ نام نہاد سائنسی فکر کے حاملوں کو فضائے بسیط میں خدا نہ ملا اور "ٹائم" نے اپریل ۱۹۶۶ء کی ایک اشاعت میں مغربی دُنیا کی صورتِ حال پر، نعوذ باللہ Is God Dead? (کیا خدا مر چکا ہے؟) کا سرورق سجا کر رپورٹ شائع کی۔ مذہبی ادارے اور قوتیں دونوں جگہ کمزور ہوتی رہیں۔

تیسری دُنیا میں مذہب کبھی اُس طرح بے آبرو نہیں ہوا، جِس طرح اشتراکی یا سرمایہ دار عالمی طاقتوں کے ہاں ہوا۔ اگر آج لاطینی امریکہ کے ملکوں میں مسیحیت یا شمالی افریقہ و ایشیا میں اسلام کی آواز پہلے سے زیادہ جاندار ہے تو اس میں چنداں تعجب کی بات نہیں، کیوں کہ ان خِطّوں میں مذہب ہمیشہ ایک زندہ قوّت رہا ہے۔ تیسری دُنیا کے ملکوں میں مذہبیّت کو دیکھ کر مغربی دُنیا کے بعض سیکولر دانش وروں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب "سرد جنگ" کمیونزم اور سرمایہ داری کے بجائے مذہبیّت اور سیکولرزم کے درمیان ہے، مگر کیا مغربی دُنیا "سیکولر" رہے گی؟ فروری ۱۹۹۴ء کے ایک شمارے میں امریکہ کے کاروباری جریدے Forbes نے اپنا تجزیہ اِس جملے پر ختم کیا ہے کہ "مذہب ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سیاسی مباحث میں واپس آچکا ہے۔" مغربی ذرائع ابلاغ نے خدا اور مذہب کے بارے میں زیادہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے، اس کے اخلاقی وما بعدالطبیعاتی جواز پیش کیے جا رہے ہیں، مگر جب کبھی مذہبی مطالبات پُر تشدد اظہار کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو اسے "مذہب بہ مقابلہ سیکولرزم" کے چوکھٹے میں دیکھنے کے بجائے مذاہب کے درمیان ٹکراؤ کا ذکر چھیڑ دیا جاتا ہے۔ تیسری دُنیا میں احیائے مذہب سے مغربی سیکولرزم کو شاید کوئی خطرہ نہیں، البتہ خود سیکولرزم کے گھر میں احیائے مسیحیّت سے اِسے یقیناً خطرہ لاحق ہے۔